## 68842 ـ کرنسی کی قیمت تبدیل ہونے کی صورت میں قرض کی ادائیگی

### سوال

میں نے اپنے ایك دوست کو کچھ سعودی ریال کی صورت میں قرضہ حسنہ دیا، اور اب ادائیگی کے وقت مصری کرنسی کی قیمت سعودی ریال کے مقابلہ میں کم ہو چکی ہے، اور میرا وہ دوست قرض لیتے وقت کے حساب سے مصری کرنسی میں قرض واپس کرنا چاہتا ہے، جس کا معنی یہ ہوا کہ مجھے اپنے اصل مال سے کم رقم ملےگی،
اور قرض اتنا ہی واپس کیا جاتا ہے جتنا لیا جائے، اور میں نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور اس سے کہا کہ:
میرے بھائی میں نے آپ کو سعودی ریال دیے تھے کہ آپ مجھے واپس بھی اتنے ہی سعودی ریال ہی دینگے جتنے لے رہے ہو، اور قرض جتنا لیا جائے اتنا ہی واپس ہوتا ہے، اور میرے لیے یہی کافی ہے کہ میں اتنی مدت تك ان پیسوں کو کسی حلال کام میں لگا کر نفع حاصل کرنے سے محروم رہا ہوں اور میں نے آپ کو قرضہ حسنہ صرف اللہ تعالی کی رضا کے لیے دیا تھا کہ آپ اس سے اپنی تجارت صحیح کریں، اور آپ نے اس کی تجارت کی اور پھر ما شاء اللہ نفع بھی حاصل کیا، اور اللہ نے اس میں برکت دی، تواس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا.
اب مجھے یہ بتایا جائے کہ اسلام کا حکم اس سلسلے میں کیا ہے، کیا اس پر سعودی ریال میں ہی قرض واپس کرنا واجب ہے یا نہیں ؟
اور اگر جواب یہ ہو کہ اسے سعودی ریال میں ہی قرض واپس کرنا واجب ہے، اور اس نے یہ فتوی قبول کرنے سےانکار کر دیا تو اللہ تعالی کے ہاں اس کا حکم کیا ہوگا ؟
اور کیا وہ مال جو اس کے پاس رہتے ہوئے کم ہوا ہے میں اللہ تعالی کے ہاں روز قیامت اس کا مطالبہ کرونگا یا نہیں ؟
اس سلسلے میں آپ فتوی دے کر عند اللہ ماجور ہوں، کیونکہ قرض کی ادائیگی آپ کے فتوی پر موقوف ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص نے کسی دوسری کرنسی میں قرضہ لیا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اسی کرنسی میں قرض واپس کرے جس میں اس نے قرض لیا تھا نہ کہ وہ قرض لیتے وقت اس کرنسی کی قیمت میں ادائیگی کرے؛ بلکہ معاہدے میں یہ ذکر کرنا بھی جائز نہیں کہ حاصل کردہ کرنسی کے علاوہ کسی اور کرنسی میں قرض کی ادائیگی کی جائیگی، اس لیے

جائز نہیں کہ مثلا ایك شخص کسی دوسرے سے سعودی ریال لے اور اس کی قیمت لگا کر واپس مصری کرنسی کرے.

اور بغیر کسی زبردستی کے آپس کی رضامندی سے کرنسی کی قیمت کا فرق دینا جائز ہے، فقہ اکیڈمی اور ہمارے بہت سے محقق علماء کرام کے فتاوی جات میں یہی بیان ہوا ہے.

چنانچہ قرار نمبر ( 42 ) ( 4 / 5 ) میں کرنسی کی قیمت کے تغیر و تبدل میں کے سلسلے میں بیان ہوا ہے کہ:

اسلامی فقہ اکیڈمی کی مجلس کے پانچویں کانفرنس میں جو کہ 1 ـ 6جمادی الاول 1409 ہجری الموافق 10 – 15 دیسمبر 1988میلادی کویت میں منعقد ہوئی کا بیان ہے کہ:

" ارکان اور ماہرین کی جانب سے کرنسی کی قیمت میں تغیر و تبدل کے موضوع پر پیش کردہ بحوث کو دیکھنے، اور اس کے متعلق مناقشہ کی سماعت، اور اکیڈمی کی قرار نمبر 21 ( 9 / 3 ) کا مطالعہ کرنے کے بعد تیسرے سیشن میں یہ قرار پایا کہ:

کاغذ کی کرنسی کو نقدی شمار کیے جاتا ہے، جس میں مکمل قیمت کی صفت پائی جاتی ہے، اور اسے سود، زکاۃ اور سلم اور باقی سارے احکام میں سونے اور چاندی کے مقرر کردہ شرعی احکام حاصل ہیں، مجلس نے درج ذیل قرار پاس کی ہے:

ثابت کردہ قرضہ جات کی کسی بھی کرنسی میں ادائیگی کا اعتبار مثل کے ساتھ ہوگا نہ کہ قیمت کے ساتھ؛ کیونکہ قرض کی واپس کا مطالبہ اس کی مثل سے کیا جاتا ہے، اس لیے اگر کسی کے ذمہ قرض ہو چاہے وہ کسی بھی مصدر سے تعلق رکھے اسے ریٹ کے ساتھ مربوط کرنا جائز نہیں.

دیکھیں: مجلة المجمع عدد نمبر ( 5 ) جلد نمبر ( 5 ) صفحہ ( 1609 ).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میرے ایك دینی بھائی ـ حسن ـ نے مجھے دو ہزار تونسی دینار بطور قرض دیے، اور ہم نے اس کا معاہدہ بھی لکھا، جس میں جرمنی کرنسی کے حساب سے اس کی قیمت درج کی گئی، اور کچھ مدت گزرنے تقریبا ایك برس بعد کے بعد جرمنی کرنسی کی قیمت زیادہ ہوگئی، تو اس طرح ہوا کہ اگر میں اسے جرمنی کرنسی میں واپس کروں تو معاہدے میں بیان کردہ دو ہزار تونسی دینار سے تین سو زیادہ دینے پڑتے ہیں، تو کیا مجھے قرض دینے والے کے لیے زیادہ لینا جائز ہے، یا کہ یہ سود شمار ہوگا... ؟

اور خاص کر جب کہ وہ اس کی ادائیگی جرمنی کرنسی میں چاہتا ہو تا کہ جرمنی سے گاڑی خرید سکے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" قرض خواہ حسن کو وہی رقم لینی چاہیے جو اس نے آپ کو دی تھی یعنی دو ہزار تونسی دینار، الا یہ کہ آپ اسے زیادہ لینے کی اجازت دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا لوگوں میں بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں اچھا ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے:

" یقینا لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہے "

رہا مذکورہ معاہدہ تو اس پر عمل نہیں کیا جائیگا، اور اس میں درج شدہ کچھ بھی لازم نہیں کیونکہ یہ عقد غیر شرعی ہے، شرعی نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ قرض کی بیع تقاضا کے وقت کے مثل ریٹ سے جائز ہے لیکن اگر مقروض شخص احسان اور بدلہ دینے کے اعتبار سے زیادہ دینا پسند کرے، اس کی دلیل ابھی اوپر بیان کردہ حدیث ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ ( 2 / 414 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس جیسے ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

" واجب یہ ہے کہ وہ آپ کو اتنے ڈالر ہی ادا کرے جتنے آپ نے اسے قرض دیے تھے؛ کیونکہ اس نے آپ سے یہی قرض لیا تھا، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر آپ نے آپس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ آپ کو مصری کرنسی میں قرض واپس کریگا تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

" ہم اونٹ درہموں میں فروخت کرتے اور پھر اس کے بدلے دینار لے لیتے، اور دینار میں فروخت کرتے تو اس کے بدلے میں درہم لے لیتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگر تم اس دن کے ریٹ کے مطابق لو اور جب تک تم علیحدہ نہ ہوئے اور تمہارے مابین کوئی چیز تھی "

تو یہ نقدی بیع کسی دوسری جنس کے ساتھ ہے، جو کہ سونے کی چاندی کے ساتھ فروخت کے زیادہ مشابہ ہے، اس لیے اگر آپ اور وہ اس پر متفق ہوئے ہیں کہ وہ آپ کو ان ڈالروں کے بدلے مصری کرنسی دیگا تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ڈالر کا ریٹ مصری کرنسی میں اس وقت کا ہو جب آپ دونوں متفق ہوئے تھے.

مثلا اگر دو ہزار ڈالر اب اٹھائیس سو مصری کرنسی کے برابر ہیں تو آپ کے لیے اس سے تین ہزار مصری کرنسی لینا جائز نہیں، لیکن یہ جائز ہے کہ آپ اس سے اٹھائیس سو مصری کرنسی لے لیں، اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ اس سے دو ہزار ڈالر لے لیں، یعنی آپ اس سے آج کا ریٹ یا اس سے بھی کم ریٹ لیں، یعنی اس سے زیادہ مت لیں؛ کیونکہ اگر آپ زیادہ لیتے ہیں تو آپ اس کا نفع لے رہے ہیں جو آپ کی ضمان میں نہیں ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نفع سے منع فرمایا ہے جو ضامن نہ ہو، لیکن اگر آپ اس سے کم لیتے ہیں تو یہ آپ کا اپنا کچھ حق لینا ہوگا، اور باقی مانندہ کو معاف کرنا اور اس سے بری الذمہ ہونا ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ ( 2 / 414 - 415 ).

اور اگر فریقین میں ایك اس حکم کی مخالفت کرتا ہے تو وہ دونوں کرنسیوں کے فرق کی قیمت ناحق لے رہا ہے، جو کہ حرام ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! تم اپنے آپس کے مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید و فروخت، اور اپنے آپ کو قتل مت کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ مہربانی کرنے والا ہے النساء ( 29 ).

واللہ اعلم .